33

۸؍ دسمبر ۱۹۱۱ء

خطبہ جمعہ

تشہد و تعوذ کے بعد آپ نے فرمایا:-

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ- اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ- يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ- اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (البقرہ:۱۳۱ تا ۱۳۴)

دنیا کی بڑی بڑی قومیں اہل اسلام، تمام عیسائی، تمام یہودی، سارا یورپ، سارا امریکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑی تعظیم سے یاد کرتے ہیں اور سب ابراہیم علیہ السلام کے عظیم الشان انسان ہونے کے

معتقد ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام میں اس قدر خوبیاں اور برکتیں تھیں کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابراہیم! اگر تمام آسمان کے ستارے اور زمین کے ذرات گن سکتا ہے تو گن۔ اسی قدر تیری اولاد ہو گی۔ مکہ معظمہ میں جہاں جہاں حضرت ابراہیم کھڑے ہوئے' جہاں جہاں چلے پھرے اور جہاں جہاں دوڑے ہیں یہ سب حرکات اللہ تعالیٰ نے عبادات میں داخل کر دیں۔ اخیر عمر میں ایک شہزادی بھی آپ کے نکاح میں آئی۔ ننانوے سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے ایک صالح اور نیک لڑکا عطا فرمایا۔ مال مویشی کثرت سے تھے اور بیبیاں اور بچے بھی تھے۔ دنیوی دلجمعی کے اسباب بھی سارے مہیا تھے۔ جب مہمان آیا تو معاً عِجْلٍ حَنِیْذٍ بھنا ہوا گوشت مہمان کے سامنے لا حاضر کیا۔ اگر اسباب مہیا نہ ہوتے تو معاً یہ تیاری ناممکن تھی۔

وہ گر جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو یہ دین و دنیا کی برکتیں عطاء کی تھیں وہ کیا تھا؟ جو سارے پیغمبر موسیٰؑ داوٗدؑ عیسیٰؑ ساروں کو ابرہیمؑ کی ہی برکت سے حصہ ملا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ میں بھی اسی مماثلت کی دعا سکھلائی ہے۔ جڑ ان برکتوں کی اور گر ان تمام نعمتوں کا کیا تھا؟ بس یہی ایک گر تھا اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جب کہا اس کو اس کے رب نے کہ تو فرماں بردار ہو جا۔ عرض کیا کہ میں فرمانبردار ہو چکا۔ تو تو رب العالمین ہے۔ تیری فرمانبرداری سے کون اعراض کرے سوائے اس کے جو کہ بے وقوف ہو۔ اللہ اللہ! رب العالمین اور اس کی سچی فرمانبرداری! اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے۔

یہ گر دینی و دنیوی برکتوں کا نہ صرف اپنے ہی لئے ابراہیم علیہ السلام نے تجویز کیا بلکہ اپنے بیٹوں کے لئے اور ان بیٹوں نے ابراہیمؑ کے پوتوں کے لئے بھی یہی اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (البقرة:۱۳۲) سے سبق حاصل کر کے استحضار موت کے وقت وصیتیں کیں۔ وَوَصّٰی بِھَآ اِبْرٰھِیْمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَکَ وَ اِلٰہَ اٰبَآئِکَ اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰھًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔ میں بھی تم کو تمام خوشحالیوں کا گر بتاتا ہوں کہ تم بھی رب العالمین کے فرمانبردار بن جاؤ۔ کسی میں تکبر فرمانبردار بن جانے میں حجاب ہوتا ہے۔ کسی میں کسل فرمانبرداری کے لئے حجاب ہوتا ہے۔ کسل کو دور کرو اور اتباع نبوی کا التزام رکھو۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (ال عمران:۳۲)۔ دوسری جگہ فرمایا ہے

اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:۳۹)۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یا تو کسل ہوتا ہے یا اپنی ہی اٹکل سے کاموں کے وقت اپنا ایک مذہب بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ متبع ہو جاؤ اور فرمانبردار بن جاؤ۔ آمین

(بدر جلد۱۱ نمبر۱۱-- ۱۴؍ دسمبر۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆